حلال و حرام کے لیے اسلام کے ہی اصول کیوں ضروری ہیں؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD:8660

تاریخ اجراء: 22جمادی الاولیٰ1445ھ /07دسمبر2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ لبرل کہتے ہیں کسی چیز کے حلال و حرام یا غلط و صحیح ہونے کے لئے اسلام کے ہی اصول و قوانین لازمی نہیں، اس طرح تو ملک و معاشرہ ترقی نہیں کرتا، دیگر ذرائع سے بھی اس کے صحیح یا غلط ہونے کا فیصلہ کیا جاسکتا ہے؟ کیا یہ درست ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صرف اللہ تعالیٰ ہی اس کائنات (Universe) کا حقیقی خالق و مالک ہے؛ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات میں سے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا، اللہ تعالیٰ نے اس کائنات اور خصوصاً انسان کو نہ صرف پیدا فرمایا، بلکہ اپنے کلام اور اپنے انبیائے کرام علیہم السلام کو بھیج کر اس کائنات میں رہنے کا سلیقہ بھی سکھایا۔ یہ سلسلہ قرآن پاک اور حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم پر ختم فرمایا۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی مکمل زندگی کا دستور بیان کر دیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی مبارک ذات کو ہر درجے اور ہر مرتبے کے انسان کے لئے بہترین نمونہ بنا کر بھیجا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے مالک و خالق کی جانب سے انسانیت کی بہتری کے لئے فراہم کردہ اصول و قوانین کو عملی زندگی میں اپنا کر مکمل طور پر سمجھا بھی دیا، کائنات اور انسان کے لیے تمام ضروری اصول و قوانین اجمال یا اختصار کے ساتھ مکمل طور پر بیان کر دیئے۔ قرآن پاک اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو اللہ تعالیٰ نے اسلام قرار دیا، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معتبر صرف یہی دین "اسلام" ہے، دین اسلام ہی وہ واحد کامل و اکمل دین ہے کہ جس میں زندگی کی ہر مشکل و مسئلے کا حل موجود ہے، اسی دین اسلام کو انسانوں کی رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا۔

جب خالق و مالک نے ہمارے لئے دین اسلام کو پسند فرمایا اور دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی کا معیار قرار دیا، تو

دین اسلام کو چھوڑ کے اس کے برعکس و مخالف کوئی دوسرا طریقہ اختیار کرنا اپنے خالق ومالک سے بغاوت بھی ہے اور ناشکری بھی، خالق ومالک نے اشرف المخلوقات انسان کو دین اسلام کو ہی اختیار کرنے کا حکم ارشاد فرمایاہے اور دین اسلام اور اسلامی احکامات کو چھوڑ کر کوئی دوسرا دین اور طریقہ اختیار کرنے پر اپنے قہر و جلال اور دردناک عذاب کی وعید بھی سنائی ہے جو کہ برحق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حدود کو پامال کرنے والے اور دین اسلام کو چھوڑ کر کسی اسلام کے مخالف قوانین کے مطابق فیصلہ کرنے والے انسان کو اللہ تعالیٰ نے گمراہ، فاسق و ظالم اور اسلامی احکامات کا انکار کرتے ہوئے فیصلہ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے کافر قرار دیاہے۔ مسلمان تو ہوتا ہی وہ ہے جو دل میں تنگی محسوس کیے بغیر کھلے دل کے ساتھ اپنی زندگی کے جملہ مسائل و حادثات میں صرف وصرف اسلام قوانین کو ہی معیار بنائے کہ اسلام قبول کرلینے کے بعد یعنی سر تسلیم خم کرلینے کے بعد سرکشی کرتے ہوئے اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم اسلام کے مخالف قوانین کے مطابق فیصلہ کرنے کا اصلاً ہی اختیار نہیں رہتا۔

لہٰذا مسلمان کے پاس کسی بھی چیز کو حلال و حرام یا صحیح وغلط قرار دینے کا واحد و آخری اصول اسلام ہی ہے اور اسلام ہی کے ذریعے انسانیت کی ترقی ممکن ہے، اسلام کے مخالف کسی بھی اصول و قانون کو اختیار کرنے کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔

عقل ودانش کا بھی یہی تقاضاہے کہ فقط اسلامی قوانین کو ہی اختیار کیا جائے، کیونکہ اسلامی قوانین کی بنیاد وحی الٰہی پر ہے، اسی لیے یہ ان تمام نقائص سے پاک ہے جو انسانی قوانین میں موجود ہیں۔ اسلامی قوانین میں وہ ضروری خصوصیات پائی جاتی ہیں جن کا کسی دوسرے قوانین میں پایا جانا، ناممکن ہے۔ ذیل میں چند ایک خصوصیات درج کی جارہی ہیں تاکہ اسلامی قوانین کی حقانیت مزید واضح ہوسکے:

(1) اسلامی قوانین میں جامعیت و ہمہ گیری پائی جاتی ہے کہ انسانوں کی بنیادی اور اہم ضروریات اور انسانی زندگی کے تمام اہم پہلوؤں کو منظم کرنے اور ان سب کے بارے میں رہنمائی کا سامان اسلامی قوانین میں موجود ہے۔ معاملہ عقائد و عبادات کا ہو، اخلاق و تمدن کا ہو، سیاست و حکومت کا ہو، ملازمت و تجارت کا ہو، تعلیم و تربیت کا ہو، شادی بیاہ کا ہو، سیر و تفریح اور غم و مصیبت کا ہو، غرضیکہ انسانی زندگی سے متعلق جس قسم کا بھی معاملہ ہو اسلامی قوانین اس میں انسان کی بھرپور رہنمائی کرتے ہیں۔

(2) اسلامی تعلیمات کا روئے سخن کسی خاص قوم یا علاقہ کی طرف نہیں، بلکہ "یٰاَیُّھَا النَّاسُ" کہہ کر تمام روئے زمین کے انسانوں کو مخاطب کیا گیا ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کسی خاص قوم، علاقہ یا زمانہ کے لئے مبعوث نہیں ہوئے بلکہ آپ خاتم النبیین ہونے کے ساتھ ساتھ قیامت تک تمام انسانوں کے لئے مبعوث ہوئے، یہی وجہ ہے کہ انسان خواہ کسی بھی مزاج، قوم یا زمانے سے ہو اسلام اس کی کامل رہنمائی کرتا ہے جبکہ دنیا کے کسی دوسرے قانون میں یہ وسعت نہیں پائی جاتی کہ وہ بغیر کسی تغیر و تبدل کے ہر قوم، جنس، طبقے اور ہر زمانے پر لاگو ہو سکے۔

(3) اللہ تعالیٰ نے انسان کے جسم اور مزاج کو پیدا فرمایا، اللہ تعالیٰ انسان سے بڑھ کر انسان کی فطرت کو جاننے والا ہے، اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ قوانین مرد و عورت، بچے، بوڑھے، جوان کی فطرت اور ضرورت سے مکمل ہم آہنگ ہیں، یہ خصوصیت صرف اسلامی قوانین میں پائی جاتی ہے، جبکہ انسان کے خود ساختہ قوانین میں فطرت سے بغاوت اور خواہشات کے غلبہ کا رجحان ہر جگہ نمایاں ہے اور آج کا جدید انسان بھی یہ بخوبی جان چکا ہے کہ فطرت سے بغاوت ہمیشہ انسان کے لیے نقصان و خسران اور تباہی و بربادی کا سبب بنا ہے۔

(4) اسلامی قوانین کا ایک وصف یہ بھی ہے کہ اس میں ہم آہنگی اور اعتدال ہے یعنی انسانی زندگی کے جتنے تقاضے ہیں، ان سب کے درمیان اس طرح ہم آہنگی رکھی گئی ہو کہ کوئی اہم تقاضا مجروح نہ ہونے پائے۔ کسی ایک تقاضے کی قیمت پر دوسرے تقاضے کی تکمیل کا سامان نہ کیا گیا ہو۔ اس باب میں دنیا کا کوئی قانون اسلامی قوانین کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ سیکولر نظاموں نے انسانوں کی مادی اور جسمانی ضروریات پر زیادہ زور دیا۔ روحانی تقاضوں کو چھوڑ دیا۔ بعض قدیم مذاہب نے روحانی اور اخلاقی تقاضوں پر زور دیا اور مادی اور جسمانی تقاضوں کو نظر انداز کر دیا۔ بعض اقوام نے محض اخلاقی ہدایات کو کافی سمجھا اور تعلق مع اللہ اور روحانیات کی تربیت کو غیر ضروری قرار دیا۔ کچھ لوگوں نے محض تعلق باللہ اور روحانیات کو کافی سمجھا اور بقیہ تفصیلات کو چھوڑ دیا۔ فی الوقت دنیا میں اسلام کے علاوہ مذاہب اور غیر اسلامی قوانین میں اس کی مثالیں کثرت سے ملتی ہیں۔

(5) اسلامی قوانین کا ایک وصف یہ بھی ہے کہ اس میں قانون اور اخلاق دست بدست چلتے ہیں، قانون اخلاق کا پاسدار ہے اور اخلاق قانون کا محافظ ہے۔ اسلامی قوانین میں اعلیٰ اخلاقیات کے ساتھ جو ہم آہنگی اور ربط پایا جاتا ہے وہ بے مثال ہے، جبکہ جدید دنیا میں قانون اور اخلاق کو جدا جدا بلکہ کئی ایک جگہوں پر قانون اور اخلاق کو ایک دوسرے

کی ضد تصور کیا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین اکثر طور پر اعلیٰ اخلاق سے عاری نظر آتے ہیں۔

اس کے علاوہ بھی اسلام کی بہت سی خصوصیات ہیں، علمائے اہلسنت نے اس پر مستقل کتابیں تصنیف فرمائی ہیں، یہاں پر مختصر طور پر چند ایک خصوصیات کو ذکر کیا گیا ہے۔

اب دلائل ترتیب سے ذکر کیے جاتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیھم السلام کو انسانیت کی رہنمائی کے لئے اپنی کتابیں دے کر بھیجا جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۫ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ۪ وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَ مَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (۲۱۳)﴾ ترجمہ کنزالعرفان: تمام لوگ ایک دین پر تھے تو اللہ نے انبیاء بھیجے خوشخبری دیتے ہوئے اور ڈر سناتے ہوئے اور ان کے ساتھ سچی کتاب اتاری تاکہ وہ لوگوں کے درمیان ان کے اختلافات میں فیصلہ کر دے اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی انہوں نے ہی اپنے باہمی بغض وحسد کی وجہ سے کتاب میں اختلاف کیا (یہ اختلاف) اس کے بعد (کیا) کہ ان کے پاس روشن احکام آچکے تھے تو اللہ نے ایمان والوں کو اپنے حکم سے اُس حق بات کی ہدایت دی جس میں لوگ جھگڑ رہے تھے اور اللہ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ (پارہ2، سورۃ البقرۃ، آیت 213)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک ذات ہر درجے اور ہر مرتبے کے انسان کے لئے نمونہ ہے، جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا (۲۱)﴾ ترجمہ کنزالعرفان: بیشک تمہارے لئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ موجود ہے اس کے لیے جو اللہ اور آخرت کے دن کی امید رکھتا ہے اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہے۔ (پارہ21، سورۃ الأحزاب، آیت 21)

قرآن پاک میں دنیا کے ہر مسئلے کا حل موجود ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں ہر علم کو جمع فرمایا، جیسا کہ سورہ النحل کی آیت نمبر 89 میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا جو ہر چیز کا روشن بیان ہے اور مسلمانوں کیلئے ہدایت اور رحمت اور بشارت ہے۔ (پارہ14، سورہ النحل، آیت 89)

یونہی سورہ انعام کی آیت نمبر 38 میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿مَا فَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ﴾ ترجمۂ کنزُالعِرفان: ہم نے اس کتاب میں کسی شے کی کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ (پارہ 7، سورہ الأنعام، آیت 38)

اسی بات کو اللہ تعالیٰ سورہ یوسف میں یوں بیان فرماتا ہے کہ: ﴿مَا كَانَ حَدِیْثًا یُّفْتَرٰى وَ لٰكِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَ تَفْصِیْلَ كُلِّ شَیْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ (۱۱۱)﴾ ترجمہ: کنز العرفان: یہ (قرآن) کوئی ایسی بات نہیں جو خود بنالی جائے لیکن (یہ قرآن) ان کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہے جو اس سے پہلے تھیں اور یہ ہر چیز کا مفصل بیان اور مسلمانوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ (پارہ 13، سورہ یوسف، آیت 111)

دین اسلام کامل و اکمل ضابطہ حیات ہے اور اللہ تعالیٰ نے انسانیت کے لئے دین اسلام کو پسند فرمایا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾ ترجمہ کنز العرفان: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور میں نے تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا کیا۔ (پارہ 6، سورہ المائدۃ، آیت 3)

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معتبر صرف دین اسلام ہی ہے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ﴾ ترجمہ کنز العرفان: بیشک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔ (پارہ 3، سورۃ آل عمران، آیت 19)

دین اسلام کے علاوہ کوئی بھی دین اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول نہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَ هُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (۸۵)﴾ ترجمہ کنز العرفان: اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔ (پارہ 3، سورۃ آل عمران، آیت 85)

مسلمانوں پر اپنے مسائل اور اختلافات کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے فراہم کردہ اصول و قوانین کے مطابق ہی حل کرنے کرنے کا حکم ہے اور یہی انسان کے لئے بہتر ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا﴾ ترجمہ کنز العرفان: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور ان کی جو تم میں سے حکومت والے ہیں۔ پھر اگر کسی بات میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اگر اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو اس بات کو اللہ اور رسول کی بارگاہ میں پیش کرو۔ یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا

ہے۔(پارہ5،سورۃالنساء، آیت59)

حدود اللہ کو پامال کرنے والے ظالم ہیں، جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:﴿وَ مَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ترجمہ کنز العرفان: اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔(پارہ2،سورہ بقرۃ، آیت229)

اللہ تعالیٰ کے نازل شدہ احکامات کے خلاف فیصلہ کرنے والے ظالم ہیں، جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:﴿وَ مَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ترجمہ کنز العرفان: اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا تو وہی لوگ ظالم ہیں۔(پارہ6،سورۃالمائدۃ، آیت45)

اللہ تعالیٰ کے نازل شدہ احکامات کے خلاف فیصلہ کرنے والے نافرمان ہیں:﴿وَ مَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾ترجمہ کنز العرفان: اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا تو وہی لوگ نافرمان ہیں۔(پارہ6،سورۃالمائدۃ، آیت47)

قرآن وحدیث کو چھوڑ کر شریعت کے مخالفین سے فیصلہ کروانے والے دور کی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں:

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاكَمُوْۤا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَ قَدْ اُمِرُوْۤا اَنْ یَّكْفُرُوْا بِهٖؕ-وَ یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا(۶۰)﴾ترجمہ کنز العرفان: کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کا دعویٰ ہے کہ وہ اُس پر ایمان لے آئے ہیں جو تمہاری طرف نازل کیا گیا اور جو تم سے پہلے نازل کیا گیا، وہ چاہتے ہیں کہ فیصلے شیطان کے پاس لے جائیں حالانکہ انہیں تو یہ حکم دیا گیا تھا کہ اسے بالکل نہ مانیں اور شیطان یہ چاہتا ہے کہ انہیں دور کی گمراہی میں بھٹکا تا رہے۔(پارہ5،سورۃالنساء، آیت60)

اللہ تعالیٰ کے نازل شدہ احکامات کے خلاف، انکار کرتے ہوئے فیصلہ کرنے والے کافر ہیں، جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:﴿وَ مَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾ترجمہ کنز العرفان: اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کریں جو اللہ نے نازل کیا تو وہی لوگ کافر ہیں۔(پارہ6،سورۃالمائدۃ، آیت44)

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فراہم کردہ قوانین کو چھوڑ کر اپنی خواہش کی پیروی کرنے والے سب بڑے گمراہ بھی ہیں:﴿فَاِنْ لَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا یَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْؕ-وَ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَیْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِؕ-اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ(۵۰)﴾ترجمہ کنز العرفان: پھر اگر وہ یہ تمہاری بات قبول نہ کریں تو

جان لو کہ بس وہ اپنی خواہشوں ہی کی پیروی کر رہے ہیں اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو اللہ کی طرف سے ہدایت کے بغیر اپنی خواہش کی پیروی کرے۔ بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔(پارہ 20، سورۃ القصص، آیت 50)

حبیبِ خدا، محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے حکم کو تسلیم کرنا فرضِ قطعی ہے۔ جو شخص تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فیصلے کو تسلیم نہیں کرتا وہ کافر ہے، ایمان کا مدار ہی اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم کو تسلیم کرنے پر ہے اور مسلمان وہی ہے کہ جو اپنے مسائل اور جھگڑوں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہی حاکم تسلیم کرے، نہ صرف حاکم تسلیم کرے بلکہ اپنے دلوں میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے حکم کے متعلق کوئی رکاوٹ نہ پائیں اور دل و جان سے تسلیم کر لیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا(۶۵)﴾ ترجمہ کنز العرفان: تو اے حبیب! تمہارے رب کی قسم، یہ لوگ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنالیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے کوئی رکاوٹ نہ پائیں اور اچھی طرح دل سے مان لیں۔(پارہ 5، سورہ النساء، آیت 65)

اپنے آپ کو مومن کہلوانے کے بعد اسلام سے پھر جانے والے اور اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اصول و قوانین کے مطابق فیصلہ کروانے سے روگردانی کرنے والے مسلمان نہیں بلکہ منافق ہیں: ﴿وَ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالرَّسُوْلِ وَ اَطَعْنَا ثُمَّ یَتَوَلّٰى فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَؕ وَ مَاۤ اُولٰٓىٕكَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ(۴۷) وَ اِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ﴾ ترجمہ کنز العرفان: اور (منافقین) کہتے ہیں: ہم اللہ اور رسول پر ایمان لائے اور ہم نے اطاعت کی پھر ان میں سے ایک گروہ اس کے بعد پھر جاتا ہے اور (حقیقت میں) وہ مسلمان نہیں ہیں۔ اور جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ رسول ان کے درمیان فیصلہ فرمادے تو اسی وقت ان میں سے ایک فریق منہ پھیرنے لگتا ہے۔(پارہ 18، سورۃ النور، آیت 47،48)

احکام اسلام کو پس پشت ڈال کر اسلام کے مخالف احکامات کو اپنانا عذاب الٰہی کا سبب ہے: ﴿وَ اتَّبِعُوْۤا اَحْسَنَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴾ ترجمہ کنز العرفان: اور تمہارے رب کی طرف سے جو بہترین چیز تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اس کی اس وقت سے پہلے پیروی اختیار کر لو کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تمہیں خبر (بھی) نہ ہو۔(پارہ 24، سورۃ الزمر، آیت 55)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی مخالفت کرنے والوں کو فتنے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنا چاہیے، چنانچہ قرآنِ پاک میں ہے:﴿لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًاؕ قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ یَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًاۚ فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ﴾ترجمہ کنز العرفان:(اے لوگو!)رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ بنالو جیسے تم میں سے کوئی دوسرے کو پکارتا ہے، **بیشک اللہ** ان لوگوں کو جانتا ہے جو تم میں سے کسی چیز کی آڑ لے کر چپکے سے نکل جاتے ہیں تو رسول کے حکم کی مخالفت کرنے والے اس بات سے ڈریں کہ انہیں کوئی مصیبت پہنچے یا انہیں دردناک عذاب پہنچے۔(پارہ18،سورہ النور، آیت63)

مسلمان ہونے کے بعد کسی بھی مسلمان کو اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلے کے خلاف، کسی بھی قسم کا فیصلہ کرنے کا کوئی اختیار نہیں جیسا کہ اللہ تبارك و تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:﴿وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْؕ وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا﴾ترجمہ: کنز العرفان: اور کسی مسلمان مرد اور عورت کیلئے یہ نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ فرمادیں تو انہیں اپنے معاملے کا کچھ اختیار باقی رہے اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے تو وہ **بیشک صریح گمراہی میں بھٹک گیا**۔(القرآن، پارہ22،سورۃ الاحزاب، آیت36)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم